بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل کورونا وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن کے سلسلہ میں مساجد میں جمعہ اور جماعت پر پابندی ہے، نیٹ پر مختلف فتاوی گردش کر رہے ہیں بعض علماء کرام نے گھروں میں نماز جمعہ پڑھنے کی اجازت دی ہے تو بعض نے منع کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز انفرادا پڑھیں، براہ کرم تحقیقی فتویٰ عنایت فرمائیں۔ مستفتی: ڈاکٹر حازم صاحب

الجواب حامدا ومصلیا

نماز جمعہ دیگر عام نمازوں کی طرح نہیں ہے اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جنکی رعایت رکھنا ضروری ہے اس کے بغیر نماز جمعہ نہیں ہوگی، چنانچہ فقہاء کرام نے نماز جمعہ کی صحت کے لئے بارہ شرائط بیان فرمائی ہیں، گھر گھر نماز جمعہ کی اجازت دینے سے ان شرائط کی رعایت نہیں رکھی جاسکتی، اس لئے ایسی مجبوری میں ظہر کی نماز بغیر جماعت کے اداء کریں،

نماز جمعہ کے منجملہ شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ خطبہ مقرر خطیب ہی دے سکتا ہے، خطیب وہ ہے جو حکومت کی طرف سے مقرر ہو یا مسجد کے انتظامیہ کی طرف سے مقرر ہو، اور جہاں ایسا انتظام نہ ہو سکے تو کم از کم علاقہ یا محلّہ کے لوگ کسی کو خطیب مقرر کریں، ایسا نہیں ہے کہ عام نماز کی طرح کوئی بھی آگے آجائے اور نماز پڑھا دے، فقہاء احناف کے عربی فتاویٰ کی ہر کتاب میں یہ شرط جلی حروف سے لکھی گئی ہے،

چنانچہ بنیادی کتاب ''التسھیل الضروری لمسائل القدوری'' میں شرائط کے ذیل میں لکھتے ہیں: الثانی: ان یقیمھا السلطان اومن امرہ السلطان اویقیمھا من اجتمع علیہ المسلمون وعینوہ اماما لیجمع بھم (۹۱/۱)، یعنی دوسری شرط یہ ہے کہ خود بادشاہ جمعہ قائم کرے یا اس کا نائب یا جس کو وہ حکم دیں یا ایسا شخص جس پر عام لوگ اتفاق کریں کہ یہ ہمارے خطیب اور امام ہیں،

اور ''شرح الوقایۃ'' میں ہے کہ (السلطان اونائبہ ۲۴۱/۱) یعنی جمعہ بادشاہ یا اس کے نائب کی اجازت سے قائم ہو، اور اس کے حاشیہ میں ہے کہ: اگر اس سے اجازت لینا ممکن نہ ہو اور لوگ کسی ایک پر اتفاق کرلیں اس طرح بھی جمعہ جائز ہے،

اسی طرح ''البحر الرائق'' میں ہے (قولہ والسلطان اونائبہ)...ولولم یکن ثمۃ قاض ولا خلیفۃ المیت فاجتمع العامۃ علی تقدیم رجل جاز للضرورۃ۔ (۱۴۳/۲)۔

اسی طرح ھندیہ میں ہے (ومنھا السلطان) عادلا کان اوجائرا ھکذا فی التاتارخانیۃ ناقلا عن النصاب اومن امرہ السلطان وھو الامیر اوالقاضی اوالخطباء...حتی لا تجوز اقامتھا بغیر امر السلطان وامر نائبہ کذا فی محیط السرخسی۔ (۱۴۵/۱)۔

اور بدائع الصنائع میں ہے: واما السلطان فشرط اداء الجمعۃ عندنا...ذکر الکرخی انہ لابأس ان یجمع الناس علی رجل حتی یصلی بھم الجمعۃ (۱۹۲/۲)، تمام عبارات کا خلاصہ یہی ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب اور وہ نہ ہوں تو عوام الناس ایک کو باقاعدہ خطیب مقرر کریں، المحیط البرھانی میں ہے: والشرط الثانی: السلطان اونائبہ من الامیر اوالقاضی فھٰذا مذھبنا...

جاری.....

Scanned with CamScanner

...ولواجتمعت العامة على ان تقدموارجلامع قيام واحدمن هؤلاء الذى ذكرنامن غيرامرهم لم يجزلانه لم يفوض اليهم امورهم الااذالم يكن ثمة قاض ولاخليفة الميت فحينئذجازللضرورة،الاترى ان علیارضي الله عنه صلى بالناس يوم الجمعةوعثمان رضى الله عنه محصور،لان الناس اجتمعواعلىٰ عليّ رضى الله عنه۔(۴۴۳/۲)

اسی طرح تنویرالابصار میں ہے(و)الثانی(السلطان اومأمورہ باقامتهااوالقاضى المأذون له فى ذالك جاز)...(ونصب العامة)الخطيب(غيرمعتبرمع وجودمن ذكر)یعنی بادشاہ یااس کے نائب وغیرہ کے ہوتے ہوئے عام لوگوں کا خطیب معتبرنہیں،البتہ ایسانہ ہوجیسے آج کل حکومت کواس کی کوئی پرواہ نہیں توضرورت کے درجہ میں عوام الناس باہمی مشاورت سے خطیب مقررکرسکتے ہیں،چنانچہ فرمایا:امامع عدمهم فيجوزللضرورة،علامہ شامیؒ فرماتے ہیں(قوله فيجوزللضرورة)ومثله مالومنع السلطان اهل مصران يجمعوااضرارااوتعنتافلهم ان يجمعواعلى رجل يصلى بهم الجمعة(۱۴۳/۲)،اس پرتقریرات رافعی میں ہے:(قوله ومثله مالومنع السلطان اهل مصرالخ)نقل محمدحسين الانصارى عن حاشية شرح الوقايةلشيخ الاسلام انه لواجتمعت العامة عندالضرورةوفقدان السلطان اونائبه على تقديم رجل للخطبةوالصلاة جازاه وفى عقدااللالى لوتعذرالاستئذان من الامام واجتمع الناس علي رجل يصلى بهم الجمعةجازانتهى،(۱۱۱/۲)،یعنی عام لوگ کسی پراتفاق کریں،اوردوسرے حوالہ میں ہے کہ لوگ اس کے خطیب ہونے پراتفاق کریں تووہ پڑھاسکتاہے،ظاہربات ہے گھرگھرجمعہ پڑھنے کی صورت میں گھرکےافرادکااتفاق"اجتمعت العامة"یااجتمع الناس على رجل کامصداق تونہیں ہے،

اس کےعلاوہ جمعہ کی صحت کے لئے اذن عام ہونابھی شرط ہے،موجودہ صورت حال میں پولیس والےمسجدمیں جمعہ پڑھنےنہیں دےرہےاورگھرمیں صرف گھرکےافرادکوپڑھنےدینگےاجتماع تویہاں بھی نہیں کرنےدینگےاورمحلےکےکچھ افراداپک گھرمیں جمع ہوں توچوری چھپکےڈرتےڈرتےپڑھینگےاگرچہ دروازہ کی کنڈی کھلارکھنےسےمنع کاپوری طرح مصداق نہ بنےلیکن اذن عام اس صورت میں مخدوش ضرورہے،اس لئےگھرگھرجمعہ نہ پڑھیں ظہرکی نمازاکیلےپڑھیں اسی میں احتیاط ہے،فرض اداءہوجائیگااورقضاءکی ضرورت پیش نہیں آئیگی،لیکن مذکورہ دوشرطوں کےفقدان کی وجہ سےاگرجمعہ نہیں ہوااورظہربھی نہیں پڑھی توآپ کوظہرکی قضاءکرناہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ:جہانزیب گل حسن غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاءوالتحقیق ابوبکرصدیق مسجدڈیفنس فیز۲کراچی

فتوی نمبر:۸۴۱۴

الجواب صحیح

مفتی عبدالرحمٰن عفااللہ عنہ

۱۵شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

Scanned with CamScanner